Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

یوم اتوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۶ شعبان ۱۳۹۷ھ ۲۴ وفا ۱۳۵۶ہش ۲۴ جولائی ۱۹۷۷ء | نمبر ۱۶۵

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حُسنِ اخلاق ہی تمام ترقیات کا زینہ ہے

جو شخص نوعِ انسان کے ساتھ حُسنِ اخلاق سے پیش آتا ہے خُدا اس کے ایمان کو ضائع نہیں ہونے دیتا

"دراصل خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کرنا بہت ہی بڑی بات ہے اور خدا تعالیٰ اس کو بہت ہی پسند کرتا ہے۔ اِس سے بڑھ کر اَور کیا ہو گا کہ وہ اس ہمدردی کو اپنی ہمدردی فرماتا ہے۔ عام طور پر دُنیا میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے کہ اگر کسی کا خادم اس کے کسی دوست کے پاس جاوے اور وہ شخص اس کی خبرگیری نہ کرے۔ نہ رات کو آرام کی جگہ دی جاوے نہ کھانے پینے کو کچھ دیا جاوے تو کیا وہ آقا جس کا یہ خادم ہے اپنے اس دوست سے خوش ہوگا؟ ہرگز نہیں بلکہ اس کے دل میں گزرے گا کہ اُس نے میرے آدمی کی کچھ بھی قدر نہ کی۔ اُس نوکر کی خدمت اور اس کے ساتھ حُسنِ سلوک گویا مالک کے ساتھ ہی حُسنِ سلوک ہے۔ خدا تعالیٰ کو بھی اسی طرح اِس بات کی چڑ ہے کہ کوئی شخص اس کی مخلوق کے ساتھ سرد مہری کرے کیونکہ اُس کو اپنی مخلوق بہت پیاری ہے۔ پس جو شخص خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کرتا ہے اور اخلاق سے پیش آتا ہے وہ گویا اپنے خدا کے ساتھ ہمدردی کرتا ہے اور اس کی رضامندی حاصل کرتا ہے۔

غرض حُسنِ اخلاق ہی ساری ترقیات کا زینہ ہے۔ میری دانست میں یہی پہلو حقوق العباد کا ہے جو حقوق اللہ کے پہلو کو (جو مخفی ہے) تقویت دیتا ہے۔ مَیں نہیں سمجھ سکتا کہ جو شخص نوعِ انسان کے ساتھ حُسنِ اخلاق سے پیش آتا ہے خدا تعالیٰ اس کا ایمان کبھی بھی ضائع کرے۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ بناوٹی اخلاق خدا کے لئے نہیں ہوتے۔ جب انسان محض خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے یہ کام کرتا ہے اور اپنے ضعیف بھائی کی ہمدردی کرتا ہے تو اس اخلاص سے اُس کا ایمان اَور بھی قوی ہو جاتا ہے۔ مگر یاد رہے کہ نمائش و نمود کے لئے جو اخلاق کئے جاتے ہیں وہ اخلاق خدا تعالیٰ کے لئے نہیں ہوتے اور اخلاص کے نہ ہونے کے سبب اُن سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ اِس طرح اکثر لوگ سرائیں وغیرہ بنا دیتے ہیں مگر اصل غرض ان کی اس سے شہرت حاصل کرنا ہوتی ہے اِس لئے اُن اخلاق کو حاصل کرنا چاہیئے جن سے خدا تعالیٰ راضی ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی رضامندی کے لئے جو انسان اخلاقِ فاضلہ سے کام لے گا اس کا ایمان قوی ہو گا۔ خدا تعالیٰ کے لئے کوئی فعل اگر کیا جاوے تو خواہ وہ کام کتنا ہی چھوٹا ہو اللہ تعالیٰ اسے ضائع نہیں کرتا اور اس کا بدلہ ضرور دیتا ہے۔"

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۴ء)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۴ وفا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اِن دنوں لندن میں مقیم ہیں۔ چند روز سے ان کو بخار کے ساتھ اعضا شکنی کی تکلیف ہے احباب سے ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار بشیر احمد رفیق امام مسجد لندن)

خاکسار کی بیٹی عزیزہ امۃ الکریم زوجہ عزیزم محمد عظیم قریشی الکیمسٹ راولپنڈی میں بعارضہ ورم معدہ شدید بیمار ہے۔ غذا معدہ سے نیچے نہیں اُترتی۔ اس کا اپریشن ہوا ہے سخت تکلیف میں ہے۔ یہ عاجز بزرگانِ سلسلہ اور احبابِ کرام سے عاجزانہ درخواستِ دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضلِ خاص کے ساتھ اِس اپریشن کو کامیاب کرے اور عزیزہ موصوفہ کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین۔ (خاکسار قاضی عبدالسلام بھٹی دارالصدر شمالی ربوہ)

ضروری اعلان برائے اساتذہ جامعہ احمدیہ

۳ ستمبر ۱۹۷۷ء سے جامعہ احمدیہ کے تمام اساتذہ کی (سوائے ان کے جو فصول خاصہ کو پڑھاتے ہیں) جامعہ میں حاضری ضروری ہے تاکہ:-

ا۔ اساتذہ اپنے اپنے مضامین کا جائزہ لے سکیں اور جامعہ کھلنے پر پوری تیاری کے ساتھ اپنے تدریسی پروگرام کو شروع کر سکیں۔

ب۔ انتظامی امور اور ٹائم ٹیبل کے بارہ میں ان سے مشورے لئے جا سکیں۔

ج۔ کمپارٹمنٹ اور سپلیمنٹری امتحانات کے لئے تیاری کی جا سکے۔

د۔ نصاب کے نظرثانی کے قابل حصوں پر غور کر کے جامعہ کھلنے سے پہلے فیصلے کئے جا سکیں اور امتحانی نتائج کا جائزہ لیا جا سکے۔

امید ہے کہ اساتذہ مقررہ تاریخ کو آٹھ بجے صبح جامعہ میں تشریف لا کر شکریہ کا موقع دیں گے۔

(عمید الکلیۃ الاسلامیۃ الاحمدیۃ)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۴ر وفا ۱۳۵۶ ہش
۲۴ر جولائی ۱۹۷۷ء

نوعِ انسانی کا اصل المیہ

روزنامہ "نوائے وقت" لاہور کے ۱۲ر جولائی ۱۹۷۷ء کے شمارہ میں "ہمارا معاشرہ ـــ اخلاق کا فقدان" کے زیرِ عنوان اشفاق احسان صاحب کا ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں انھوں نے افراد کی زندگیوں میں اخلاق کے فقدان کو اصل اور سب سے بڑا قومی المیہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ وہ رقمطراز ہیں کہ:۔

"ہمارا اصل قومی المیہ یہ ہے کہ اخلاقی اعتبار سے ہم مضبوط نہیں۔ ہماری انفرادی زندگیوں میں اخلاق اور سچائی کی کارفرمائی کی کیا صورت ہے؟ روزمرہ کے کاروبار اور لین دین کے معاملات سے لے کر خانگی دوستی رشتہ داری اور ہمسائیگی تک کے معاملات میں ہم میں سے کتنے لوگ صحیح معنوں میں بااصول، بے غرض، سچے، مخلص اور دیانتدار ہیں؟ معمولی سا خوف تھوڑا سا لالچ چھوٹی سی خوشامد ہم میں سے کتنوں کو اندھا نہیں بنا دیتی؟ کتنے فی صد لوگ ہمارے اس معاشرہ میں ایسے موجود ہیں جن کی اصول پسندی انصاف پرستی اور صدق گوئی پر ہر حالت میں بھروسہ کیا جا سکتا ہے؟ سیاستدان کسی اور معاشرہ کی مخلوق نہیں جن سے بوجوہ کچھ بہتر اخلاق اور بہتر کردار کی توقع رکھی جانی لازمی ہے۔ مجموعی طور پر معاشرہ جس اخلاقی پستی میں مبتلا ہو گا وہ چار و ناچار ہر طبقہ کا مقدر بن کر رہے گی اور اس میں حاکم طبقہ بھی شامل ہے۔ اس لئے ہماری قومی زندگی کا اصل مسئلہ فی الواقع وہ نہیں ہے جس میں ہماری سیاست گزشتہ کئی برسوں سے الجھتی رہی ہے بلکہ یہ ہے کہ آیا اخلاقی اعتبار سے ہم لوگ کچھ بلند ہو سکتے ہیں یا نہیں؟ ہمارے قومی وجود اس کی بقا اور ترقی کا انحصار صرف اور صرف اسی سوال کے جواب پر ہے کیونکہ قومیں کسی ضابطۂ اخلاق کی پابندی کے بغیر نہ اپنا وجود برقرار رکھ سکتی ہیں نہ امن و امان کی نعمت انہیں نصیب ہو سکتی ہے نہ وہ اپنا تحفظ اور دفاع ہی کر سکتی ہیں۔"

(روزنامہ "نوائے وقت" لاہور ۱۲ر جولائی ۱۹۷۷ء صفحہ ۳)

اشفاق احسان صاحب کا انفرادی زندگیوں اور پورے معاشرہ میں سے اخلاق کے فقدان کو سب سے بڑا قومی المیہ قرار دینا بالکل درست ہے کیونکہ جیسا کہ خود انھوں نے لکھا ہے ہمارے قومی وجود، اس کی بقا اور ترقی کا انحصار صرف اور صرف اس سوال کے جواب پر ہے کہ آیا ہم اخلاقی لحاظ سے بلند ہو سکتے ہیں یا نہیں۔ اس سوال کا جواب اس لئے بنیادی اہمیت کا حامل ہے کہ بقول صاحب مضمون قومیں کسی ضابطۂ اخلاق کی پابندی کئے بغیر نہ اپنا وجود برقرار رکھ سکتی ہیں نہ امن و امان کی نعمت انھیں نصیب ہو سکتی ہے اور نہ وہ اپنا تحفظ و دفاع ہی کر سکتی ہیں۔ جو کچھ صاحب مضمون نے اپنے مضمون میں لکھا ہے اس کے درست ہونے میں کس کو کلام ہو سکتا ہے۔ لیکن جو چیز اس ضمن میں فکر انگیز ہے وہ یہ ہے کہ یہ سوال کہ آیا ہم اخلاقی لحاظ سے بلند ہو سکتے ہیں یا نہیں۔ ایک ایسی قوم کے متعلق خود اس کے ہی ایک دردمند اور باشعور فرد کی طرف سے اٹھایا گیا ہے جو اسلام کی طرف منسوب ہونے کے باعث اپنے آپ کو اسلام کی علمبردار سمجھتی اور اپنی اس حیثیت کو منوانے کی دعویدار ہے۔ ایسی قوم کا اخلاق کے فقدان کا شکار ہونا اور پھر نوبت یہاں تک پہنچ جانا کہ اس کے متعلق اس سوال کا اٹھ کھڑا ہونا کہ آیا اس کے افراد اخلاقی لحاظ سے بلند ہو بھی سکتے ہیں یا نہیں ایک ایسا افسوسناک امر ہے کہ اس سے بڑھ کر افسوسناک امر اور کوئی نہیں ہو سکتا۔

اللہ تعالیٰ نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متبعین کو خیر امۃ کے لقب سے سرفراز فرما کر انھیں معلّمِ اخلاق کے نہایت بلند مقام پر فائز کیا ہے جیسا کہ "كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ" (آل عمران آیت ۱۱۱) سے ظاہر ہے وہ اس خیر البشر اور افضل الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کے متبعین ہیں جس کی رفعت و جلالت شان کا ذکر کرتے ہوئے خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ (القلم آیت ۵) اور "لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ" (احزاب آیت ۲۲) کہہ کر اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے یہ ضروری قرار دیا کہ وہ اس افضل الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چل کر اخلاقی بلندیوں پر پہنچیں اور اخلاقی اعتبار سے اقوامِ عالم کی رہبری و رہنمائی کا فرض انجام دیں۔ خود ایسی برگزیدہ امت کے افراد کا ہی اخلاق سے عاری ہو جانا واقعی بہت بڑا المیہ ہے لیکن اگر دیکھا جائے تو یہ ہمارا ہی قومی المیہ نہیں بلکہ پوری نوعِ انسانی کے لئے ایک زبردست المیہ کی حیثیت رکھتا ہے کیونکہ اگر خود مسلمان ہی اخلاق سے عاری ہو جائیں تو دیگر اقوامِ عالم کے اصل اسلامی اخلاق کی طرف آنے اور صحیح معنوں میں بااخلاق بننے کی کب امید کی جا سکتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ نوعِ انسانی کی بقا اور ان کے تحفظ اور عالمی امن و سلامتی کی خاطر بھی روئے زمین کے مسلمانوں کے لئے ازبس ضروری ہے کہ وہ اپنی انفرادی زندگیوں اور بحیثیت اجتماعی میں اسلامی اخلاق کا نہایت حسین و جمیل اور دل موہ لینے والا نمونہ پیش کریں تا ہلاکت کے کنارہ پر پہنچی ہوئی دنیا ان کے نمونہ سے متاثر ہو کر اسلام کی عافیت بخش آغوش میں آئے اور اسلامی اخلاق پر کاربند ہو کر حقیقی امن و سکون اور فلاح و نجاح سے ہمکنار ہو۔ اگر خود مسلمانوں ہی کا اسلامی اخلاق مشکوک اور محلِ نظر ہو تو پھر اس کرۂ ارض کے تباہی سے محفوظ رہنے کی کوئی ضمانت باقی نہیں رہتی۔

یہ تو صحیح ہے کہ اسلام کی طرف منسوب ہونے والی کسی قوم کا اخلاق سے عاری ہو جانا اس قوم کا ہی نہیں بلکہ پوری نوعِ انسانی کا سب سے بڑا المیہ ہے لیکن یہ بھی ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ نوعِ انسانی کو بالآخر اس المیہ سے نجات ملے گی اور ملے گی بھی اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے امتِ مسلمہ کو اسلامی اخلاق سے ازسرِنو مزین کرنے اور پوری نوعِ انسانی کو اسلام کی آغوش میں لانے کا فیصلہ کر رکھا ہے کیونکہ جس خدا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری زمانہ میں امت کے بگڑنے کی خبر دی تھی اسی نے یہ بشارت بھی دے رکھی ہے کہ وہ اسلام کو دنیا میں غالب کرنے کا خود انتظام کرے گا۔ اور اس بشارت کے بموجب اس کا یہ غلبہ اس درجہ کامل اور ہمہ گیر ہو گا کہ دورِ اول کے خصائص کو تازہ کر دے گا اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں بقول مولانا ابوالکلام آزاد:۔

"حال یہ ہو گا کہ لایدری اولھا خیر ام اٰخرھا نہیں کہا جا سکتا کہ امت کی ابتداء زیادہ کامیاب تھی یا اس کا اختتام؟ یہی وہ آخری زمانہ ہو گا جب اللہ کا اعلان اپنے کامل معنوں میں پورا ہو گا کہ لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون" (مسئلہ خلافت صفحہ ۱۱۱)

سو اس سوال کا کہ "کیا اخلاقی اعتبار سے ہم لوگ بلند ہو سکتے ہیں یا نہیں؟" یہی جواب ہے کہ نہ صرف یہ کہ بلند ہو سکتے ہیں بلکہ یقیناً بلند ہوں گے مگر ہوں گے اسی راہ سے جس راہ کی خدا تعالیٰ کی طرف سے اطلاع پاکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی اور جس کی طرف مولانا ابوالکلام آزاد نے مذکورہ بالا الفاظ میں اشارہ کیا ہے۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

"قربان کر رہے ہیں زر و مال مخلصین"

صد سالہ جوبلی کی خوشی میں اے ہمنشیں ۔ قربان کر رہے ہیں زر و مال مخلصیں
روئے زمیں پہ غلبۂ اسلام کیلئے ۔ مہدی کے نام لیوا ہیں کوشاں بصد یقیں
وہ وقت آ رہا ہے کہ ہر روح بیقرار ۔ آغوشِ حق میں ہو کے رہے گی پناہ گزیں
"اَطْرَافِهَا"[1] سے کرۂ ارضی ہے گھٹ رہا ۔ ہے کونسی وہ قوم جو اس کی گواہ نہیں
ہر سمت ہو گا نورِ محمدؐ ہی جلوہ گر ۔ مژدہ سنا رہا ہے ہمیں ایک مہ جبیں[2]
ہمت کسے ہے روک دے قادر کے کاروبار ۔ یہ فیصلہ اٹل ہے کوئی دل لگی نہیں
شبیر طالبانِ صداقت کے واسطے
صد سالہ جوبلی میں ہے پیغامِ دلنشیں

(شبیر احمد۔ تحریک جدید ربوہ)

۱۔ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا۔ (الرعد آیت ۴۲)
۲۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"المُسْلِمُ مِرْآةُ الْمُسْلِمِ"

(محترم مولانا سید احمد علی صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد (مقامی))

ہمارے پیارے آقا حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث جو صرف تین لفظوں پر مشتمل ہے اپنے اندر کئی علمی مطالب اور تربیتی مواعظ و مناقب رکھتی ہے مثلاً:-

۱- یہ کہ ہر مسلمان کامل مسلم یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بطور شیشہ کے ہے اسلئے غیروں نے ہمارے شیشہ میں آنحضورؐ کے اعلیٰ اخلاق کا اندازہ اور قیاس کرنا ہے اور دیکھنا ہے کہ جس نبی کے ماننے والوں کا کردار اور ان کے اخلاق و اطوار اتنے اعلیٰ ہیں وہ نبی خود کتنے بلند اخلاق اور اعلیٰ مقام کا حامل ہوگا؟ اسلئے ہمیں توجہ دلائی گئی ہے کہ ہمارا کوئی قول و فعل ایسا نہ ہونا چاہیئے جو حضورؐ کی بدنامی کا موجب ہو۔

۲- ہر مسلمان دوسرے مسلمان کے لئے اخوت و محبت اور تودد و تلطف میں بطور شیشہ کے ہے اسلئے ایک احمدی مسلمان کے ذریعہ ساری جماعت کا قیاس کیا جاسکتا ہے۔ پس ہر احمدی کو اپنا مقام پہچاننا ضروری اور لازمی ہے تاکہ اس کی وجہ سے جماعت کی بدنامی نہ ہونے پائے۔

۳- جس طرح شیشہ ہمارے چہرہ کی سیاہی، مٹی، زخم اور داغ وغیرہ کا ضرور پتہ دے دیتا ہے اسی طرح ہر احمدی مسلمان دوسرے کے لئے بطور شیشہ ہو کر اگر اس کی کوئی غلطی ہو یا نیکی میں کوتاہی دیکھے تو بموجب فرمانِ الٰہی "لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ" فوراً اس بھائی کو اس کی غلطی کی طرف توجہ دلا کر اصلاح کی کوشش کرے اور خاموش تماشائی نہ بنا رہے بلکہ شیشہ کی طرح اس کو ضرور اس کے نقص وغیرہ سے اطلاع دیدے۔

۴- جس طرح شیشہ کسی دوسرے کو نہیں بلکہ شیشہ دیکھنے والے کو ہی اس کے نقص وعیب سے مطلع کرتا ہے اسی طرح ہمیں لازم ہے کہ اپنے بھائی کا نقص دیکھ کر لوگوں میں اس کا چرچا اور پروپیگنڈا نہ کریں بلکہ تنہائی اور علیحدگی میں جاکر شیشہ کی مانند صرف اسی شخص کو آگاہ کریں ورنہ بجائے اصلاح کے مزید خرابی و فساد اور تنازعات کا خدشہ ہوگا۔

۵- جس طرح شیشہ امیر و غریب اور عالم و جاہل اور مرد و عورت وغیرہ میں کوئی فرق نہیں کرتا بلکہ ہر دیکھنے والے کو اس کے عیب پر ضرور متنبہ اور خبردار کرتا ہے اسی طرح ہر احمدی مسلمان ملی و قومی اصلاح کی غرض سے شیشہ کی مانند جس بھائی میں بھی کوئی عیب دیکھے وہ اس کو ضرور باخبر کرکے اصلاحِ معاشرہ کی کوشش کرے اور امیر و غریب وغیرہ کا فرق اور لحاظ نہ کرے۔

۶- ہم شیشہ میں اپنا عیب دیکھ کر کبھی بھی اس پر خفگی اور غصہ ظاہر نہیں کرتے بلکہ اس کی قدر کرتے ہیں کہ باہر جانے پر لوگوں میں سُبکی سے بچا لیا۔ اسی طرح جب کوئی بھائی ہماری کسی غلطی سے (خواہ وہ ذاتی بدنامی کا موجب ہو یا جماعتی) آگاہ کرے تو ہمیں شیشہ کی مانند اس کی قدر کرنا اور اس کا شکر گزار ہونا چاہیئے ہمیں بُرا منانا اور غصہ میں نہیں آنا چاہیئے۔

۷- جس طرح ہم شیشہ کو دھبہ اور داغ، مَیل، مٹی اور لکیر پڑنے سے بچائے رکھتے ہیں اسی طرح ہمیں اپنے ہر بھائی کے دل کو مَیلا ہونے اور اس کے دل پر لکیر پڑنے سے بچانے کی کوشش کرنا چاہیئے کہ پھر شیشہ کی مانند جب لکیر پڑ جاوے تو مٹانا مشکل ہوتا ہے اسلئے گفتگو اور معاملات میں بہت احتیاط درکار ہے تاکہ بھائی کو ناراضگی اور رنج نہ پیدا ہو جاوے۔

۸- جس طرح ہم شیشہ کی مَیل اور مٹی وغیرہ کو فوراً صاف کرتے ہیں اسی طرح اپنے بھائی کے دل کی مَیل اور کدورت اور اس کی رنجش کو دور کرنے کی جلد از جلد کوشش کرنی چاہیئے اور تین دن کے اندر اندر ناراضگی کو رفع کرنا اور کرانا چاہیئے۔

۹- اگر شیشہ پر کوئی داغ لگ جاوے یا مٹی پڑ جاوے تو ہم اس کی صفائی کسی پتھر، ڈنڈے اور لوہے وغیرہ سے نہیں بلکہ کپڑے اور رُوئی وغیرہ نرم چیز سے کرتے ہیں۔ اسی طرح اپنے بھائی کی مَیل اور ناراضگی کو دور کرنے کے لئے نہایت موزوں اور نرم طبیعت افراد کو منتخب کرنا چاہیئے۔

۱۰- جس طرح شیشہ ہمارے چہرہ کا عیب بتانے میں کوئی جبر و اکراہ اور ظلم و تشدد نہیں کرتا بلکہ خفیہ طریق سے ہمیں آگاہ کر دیتا ہے۔ اسی طرح ہمیں تبلیغ و تربیت میں ارشادِ باری تعالیٰ "قُولَا لَهُ قَوْلًا لَيِّنًا" کے موافق نرمی و ملائمت اور محبت و تلطف اور رواداری کا طریق پیشِ نظر رکھنا چاہیئے۔

۱۱- جس طرح شیشہ ہمارے چہرہ کی سیاہی کو خوبصورتی اور صفائی داغ کرکے نہیں دکھاتا اسی طرح ہمیں بھی اپنے بھائی کے عیب کو خوبی اور خوبی کو عیب ظاہر کرکے مداہنت، چاپلوسی اور غلط بیانی کا ارتکاب نہیں کرنا چاہیئے۔ یعنی نہ تو عیب جوئی کرکے کسی کی تذلیل اور تحقیر کی جائے اور نہ کسی کی جھوٹی تعریف کرکے خوش کرنا مقصود ہو بلکہ ہر رنگ میں خدا تعالیٰ کی رضا پیشِ نظر ہونی چاہیئے۔

۱۲- اگر شیشہ بڑا ہو تو اس میں شکل بڑی نظر آئے گی اسلئے ایک احمدی کی غلطی سفید چادر کے داغ کی طرح بڑی نظر آکر جماعت کی بدنامی کا موجب ہوگی۔ ہمیں اس کا خیال رکھنا بھی از بس ضروری ہے۔ مگر شیشہ کی مانند ہمیں اپنے بھائیوں کے لئے عالی حوصلہ اور وسیع القلب ہونا چاہیئے۔ اپنے دلوں کو وسیع کرکے ان کی خوبیوں اور اوصاف حسنہ کو اپنے دل میں جگہ دینا چاہیئے۔

۱۳- جس طرح شیشہ اندھیرے اور تاریکی میں ہمارے عیب اور داغ وغیرہ نقص کا کچھ پتہ نہیں دیتا اسی طرح موقع شناسی سے کام لے کر ہمیں چاہیئے کہ جب کوئی شخص مصائب و آلام کی تاریکی میں مبتلا ہو تو اس وقت اس کو نقص بتا کر اصلاح کی کوشش کرنا بجائے مفید ہونے کے اکثر مضر ثابت ہوتا ہے۔

۱۴- جس طرح ہمارا شیشہ ہماری پشت کی طرف سے عیب نہیں بتاتا ہمیں تجسس کرکے کسی کے عیب تلاش کرنے نہ چاہئیں بلکہ اگر واقعی کوئی غلطی ہو تو شیشہ کی مانند صرف اسی کو بتا کر اصلاح کی کوشش کی جائے مگر اس کی پس پشت غیبت اور چغلی کرکے مزید فتنہ و فساد کو ہوا نہیں دینی چاہیئے۔

۱۵- اگر شیشہ زنگ وغیرہ سے خراب ہونے لگے تو ہم اس کو صاف کرنے کی پوری کوشش کرتے ہیں لیکن اگر وہ اتنا خراب ہو جاوے کہ صاف کرنا ممکن نہ رہے تو ہم اس کو باہر پھینک دیتے ہیں بالکل اسی طرح ہمیں اپنی بھائی کی اصلاح کی پوری پوری کوشش ہر رنگ میں کرنا چاہیئے۔ اگر انفرادی طور پر کامیابی نہ ہو تو صاحبِ اثر لوگوں کی خدمات حاصل کریں اور ضرورت پڑے تو مرکز کے ذریعہ اصلاح کی ہر ممکن تدبیر بروئے کار لانی چاہیئے لیکن اگر تمام تر سعی و کاوش کے باوجود اس کی اصلاح نہ ہوسکے تو پھر بڑی دیانتداری کے ساتھ اس کے خلاف صحیح حالات کی رپورٹ کرکے اس کو گندے عنصر کی طرح جماعت سے باہر کروا دینا چاہیئے تاکہ وہ دیگر افراد پر اثر انداز نہ ہونے پائے۔

۱۶- "ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لئے بطور شیشہ کے ہے" اس حدیث کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ اگر کسی کو خواب یا رؤیا میں کوئی نیک مولوی یا بادشاہ اور خدا کا مقبول بندہ اپنی اچھی یا بُری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حالت میں نظر آئے تو اس کو اس کے شیشہ میں دراصل اپنی حالت کا نقشہ دکھایا گیا ہے۔ اسلئے اس کو فوراً اپنی ایمانی اور عملی حالت کا جائزہ لینا اور محاسبہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ معبّرین نے لکھا ہے:۔

"مَنْ رَأَى نَبِيًّا عَلٰى حَالِهِ وَهَيْئَتِهِ فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى صَلَاحِ الرَّائِيْ وَكَمَالِ جَاهِهِ وَظَفَرِهِ بِمَنْ عَادَاهُ وَمَنْ رَآهُ مُتَغَيِّرَ الْحَالِ عَابِسًا مَثَلًا فَذَاكَ دَالٌّ عَلٰى سُوْءِ حَالِ الرَّائِيْ"

(فتح الباری شرح بخاری جلد ۱۲ صفحہ ۳۱۴ - ماثبت بالسنّة فی ایام السنة صفحہ ۶۰-۶۱)

یعنی "جو کسی نبی کو رؤیا میں اس کی اصلی اعلیٰ حالت اور عمدہ شکل میں دیکھے تو نبی کے شیشہ میں یہ رؤیا دیکھنے والے کی اپنی اچھی حالت اور کمالِ وجاہت اور دشمن پر کامیابی کی دلیل ہے اور اگر وہ اس کو پریشان حال مثلاً ترشرو وغیرہ دیکھے تو یہ دیکھنے والے کی اپنی ہی بدحالی کا ثبوت ہے"۔

پس یہ حدیث بڑی سبق آموز ہے اس موقع پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ سیدنا حضرت مولانا حافظ حکیم نور الدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کا اپنا ایک دلچسپ واقعہ بھی یہاں بیان کر دیا جاوے جو مہاراجہ جموں و کشمیر کی ملازمت سے پیشتر کا ہے۔ آپ اپنی "خود نوشت سوانحعمری" میں فرماتے ہیں:۔

"ان دنوں مجھ کو ایک بیوہ کا پتہ لگا کہ جس کو مختلف اسباب سے میں پسند کرتا تھا۔ میں نے اس کے نکاح کی تحریک کی۔ وہ عورت تو راضی ہو گئی مگر ملک کا رواج جو بیوگان کے نکاح کا نہیں ہے اس کے متعلق اس نے عذر کیا اور پھر یہ بھی کہا کہ آپ نکاح کر لیں کچھ دنوں کے بعد میرے ولی راضی ہو جائیں گے۔ میں نے ولیوں کو اس خیال پر کہ وہ بیوہ کے نکاح کو روکتے ہیں معزول سمجھا اور اس نکاح میں جرأت کر لی قبل اس کے کہ وہ ہمارے گھر میں آئے میں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ کا چہرہ زرد ہے۔ زمین پر لیٹے ہیں اور داڑھی منڈی ہوئی ہے۔ میں ہوشیار ہوا تو مجھے معلوم ہوا کہ یہ نکاح سنت کے خلاف واقع ہوا ہے۔ تب میں نے ایک خط میاں نذیر حسین دہلوی اور ایک خط شیخ محمد حسین بٹالوی کو لکھا اور اس میں لکھ دیا کہ وہ بیوہ بالغ ہے ولی مانع ہے۔ یہ تو مجھ کو یاد نہیں کہ ان دونوں میں سے کس کا خط آیا تھا مگر ایک کا خط آیا جس میں لکھا تھا کہ ایسے ولی معزول ہو جاتے ہیں اور ایسی بیوہ اپنے اختیار سے نکاح کر سکتی ہے کیونکہ حدیث لا نکاح اِلّا بوَلِیٍ میں کلام ہے۔ میرے تو مطلب کے مطابق تھا میں بڑا خوش ہو کر اُٹھا کہ اب اس کو گھر میں بلا لوں۔ بیٹھک کے پھاٹک پر پہنچا تو ایک شخص ایک حدیث کی کتاب لایا اور کہا کہ یہ حدیث سمجھا دو:۔

"اَلْاِثْمُ مَا حَاكَ فِيْ صَدْرِكَ وَلَوْ اَفْتَاكَ الْمُفْتُوْنَ۔"

اس کے دیکھتے ہی میرا بدن بالکل سُن ہو گیا اور میں نے کہا کہ تم لیجاؤ پھر بتائیں گے۔ میں نے یہ سمجھا کہ خدا تعالیٰ نے مجھ کو آگاہ کیا ہے کہ ان مفتیوں کے فتووں کی طرف توجہ نہ کرو۔ میں نے وہ پھاٹک بند کر دیا۔ بیٹھک کے اندر دالان میں آیا۔ میرے دل میں یہ بھی خیال آیا تھا کہ اوّل تو حدیث میں کلام ہے دوسرے مفتی نے فتویٰ دیدیا ہے۔ بہرحال دالان میں آتے ہی مجھ پر نوم غیر طبعی طاری ہو گئی میں لیٹ گیا تو میں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیکھا۔ اس وقت آپ کی عمر پچیس ۲۵ برس کے قریب معلوم ہوتی تھی۔ گویا وہ عمر تھی جب آپ کی شادی ہوئی ہوگی۔ میں نے دیکھا کہ بائیں جانب سے آپ کی داڑھی خشخشی ہے اور داہنی طرف بال بہت بڑے ہیں اور میں حضور میں بیٹھا ہوں۔ میں نے دل میں سوچا کہ بال دونوں طرف کے برابر ہوتے تو بہت خوبصورت ہوتے۔ پھر مجھے میرے دل میں آیا کہ چونکہ اس حدیث کے متعلق مجھ کو تأمل ہے اسلئے یہ فرق ہے۔ تب میں نے اسی وقت دل میں کہا کہ اگر سارا جہان بھی اس کو ضعیف کہے تب بھی میں اس حدیث کو صحیح سمجھوں گا۔ یہ خیال آتے ہی میں نے دیکھا کہ دونوں طرف داڑھی برابر ہو گئی ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہنس پڑے ہیں اور مجھ سے کہا کہ کیا تو کشمیر دیکھنا چاہتا ہے؟ میں نے کہا ہاں یا رسول اللہ! آپ چل پڑے اور میں پیچھے پیچھے تھا۔ بانہال کے رستے سے ہم کشمیر گئے۔ یہ بیوہ چھوڑنے اور کشمیر کی ملازمت کی تحریک ہے۔"

(مرقاۃ الیقین صفحہ ۱۴۰-۱۴۱)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو اس حدیث اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ ... اَلْمُسْلِمُ" کی تمام ہدایات و نصائح پر پوری طرح عمل کی توفیق مرحمت فرماوے۔ آمین ثمّ آمین ٭

الحاج حضرت مرزا غلام نبی چغتائی صاحب مرحوم

(مکرم ملک محمود احمد صاحب گوجرانوالہ)

الحاج حضرت مرزا غلام نبی صاحب چغتائی مرحوم نے اپنی ساری عمر ایک مجاہد کی طرح بسر کی اور آخر چوراسی سال کی عمر میں ۲۷ جون ۱۹۷۶ء کو سیالکوٹ میں کچھ عرصہ بیمار رہ کر اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی۔ انّا للہ وانّا الیہ راجعون۔

خاکسار کو ملازمت کے سلسلہ میں ستمبر ۱۹۷۴ء سے مارچ ۱۹۷۶ء تک (تقریباً ڈیڑھ سال) سیالکوٹ میں رہنا پڑا۔ میرا قیام محترم مرزا صاحب مرحوم کی ہمسائیگی میں محلہ پورن نگر میں تھا۔ اس عرصہ میں محترم مرزا صاحب کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔

مرحوم بہت خوبیوں کے مالک تھے۔ اُن کے کردار کا روشن ترین پہلو ان کی دینداری تھا۔ نماز باجماعت کے سختی سے پابند تھے۔ اس ارشادِ نبوی کے مطابق کہ مومن کا دل مسجد میں اٹکا رہتا ہے آپ ایمان کے اعلیٰ درجہ پر قائم تھے۔ مسجد احمدیہ پورن نگر کے امام الصلوٰۃ تھے۔

سُنایا کرتے تھے کہ ابھی اوائل جوانی کا زمانہ تھا اور یہ قبولِ احمدیت سے پہلے کا واقعہ ہے کہ ایک دفعہ ڈپٹی نذیر احمد کی مشہور کتاب "توبۃ النصوح" پڑھی۔ اس کتاب نے دل پر بہت اثر کیا۔ اسی وقت وضو کر کے غسل کیا اور اُجلے کپڑے پہنے اور خود بھی توبۃ النصوح کی توفیق پائی۔ پھر اس توبہ کے عہد کو خوب نبھایا۔ اللہ تعالیٰ نے یوں احمدیہ کر احمدیت کی نعمت سے متمتع ہوئے اور اس چشمہ فیض سے خوب خوب ہی سیراب ہوئے۔

۱۹۱۱ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی توفیق ملی۔ بتایا کرتے تھے کہ جب میں بیعت کر رہا تھا تو جذبات کی شدت سے میرے آنسو بہہ رہے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے ایک صاحبزادہ غالباً عبدالحی صاحب مرحوم پاس ہی کھڑے تھے حضور رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے کہ ابّا! یہ کل تو بڑا چڑھ چڑھ کر باتیں کرتا تھا اور اب رو رہا ہے حضور رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں بیٹا! جب اللہ کا فضل ہو تو ایسا ہی ہوتا ہے۔

پھر ساری عمر خدمتِ دین میں مصروف رہے سکول ٹیچر تھے لیکن فارغ اوقات خدمتِ دین کیلئے وقف تھے۔ مختلف جماعتوں میں مختلف جماعتی عہدوں پر کام کرنے کی توفیق ملی۔ اپنی ہمت اور طاقت سے بڑھ کر کام کرتے۔ میں نے خود دیکھا بارہا محلہ کے مختلف احمدی گھرانوں میں جاتے اور انہیں دینی کاموں میں حصہ لینے اور مسجد میں نماز باجماعت ادا کرنے کی طرف توجہ دلاتے۔

اعلیٰ علمی ذوق کے مالک تھے مطالعہ کا بہت شوق تھا کئی دفعہ میں نے دیکھا کہ نظر کی کمزوری کے باوجود قرآن کریم اور دینی کتب کو آنکھ کے بہت قریب لے جا کر پڑھنے کی کوشش کرتے۔

خلفائے سلسلہ سے عشق تھا تقریباً ۶۵ سال احمدیت کی آغوش میں گزرے بتایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے قریباً ہر جلسہ میں شرکت کی توفیق ملی۔ حج بیت اللہ سے بھی مشرف ہوئے محترم محمد اقبال قریشی صاحب امیر جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ کے ساتھ ہی حج کیلئے گئے اور پھر انکے ساتھ مل کر ہی محلہ پورن نگر کی مسجد تعمیر کروائی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور آپ کے لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقرر ناظمین اضلاع انصار اللہ

محترم قائمقام صدر انصار اللہ مرکزیہ نے مندرجہ ذیل اصحاب کا تقرر ان کے نام کے سامنے لکھے ہوئے ضلع کے لئے بطور ناظم انصار اللہ ۱۹۷۷ء تا ۱۹۷۹ء منظور فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ تقرریاں سب کے لئے مبارک کرے اور انہیں پہلے سے بڑھ کر دین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ متعلقہ مجالس کے عہدیداران سے درخواست ہے کہ وہ ناظمین سے پوری طرح تعاون فرمائیں اور ان کی ہدایات کی تعمیل کریں۔

جن امراء مقامی نے ابھی تک اپنے ضلع کے ناظم انصار اللہ کا انتخاب نہیں کروایا ان سے درخواست ہے کہ وہ جلد انتخاب کروا کر اس کی رپورٹ دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔

مکرم چوہدری فضل احمد صاحب ناظم ضلع تھرپارکر (میرپور خاص۔ سندھ)
" قریشی عبدالرحمٰن صاحب " " سکھر
" سید بشیر احمد صاحب " " جہلم
" مرزا ارشد بیگ صاحب " " بہاولپور
" چوہدری نصر اللہ خان صاحب باجوہ " " ساہیوال
" رشید احمد صاحب " " سرگودھا
" ظفر اللہ خان صاحب " " گوجرانوالہ
" سید رفیق احمد شاہ صاحب " " گجرات
" ڈاکٹر سید ضیاء الحسن صاحب " " راولپنڈی
" بادشاہ گل خان صاحب " " مردان

(قائد عمومی)

۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ تقریب

تحریک جدید کے مجاہدین ۲۹ رمضان المبارک تک اپنا وعدہ کلی طور پر ادا فرمائیں گے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں امسال بھی انشاء اللہ دعا کی خصوصی درخواست کی جائے گی۔

زیادہ سے زیادہ مجاہدین اس بابرکت تقریب پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مقبول دعاؤں سے مستفیض ہونے کی سعی فرمائیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

عہدیداران مجالس انصار اللہ کیلئے ضروری اعلان

جملہ مجالس انصار اللہ کے زعماء مہربانی کر کے قیادت تجنید کو حسب ذیل کوائف اپنے اپنے ممبران کے ایک دفعہ بغرض ریکارڈ ارسال فرما دیں اور اس کے بعد اپنی ماہانہ رپورٹ میں صرف یہ لکھ دیا کریں کہ قیادت تجنید میں صف اول (۵۶ سال سے زائد عمر) کے ممبران کی تعداد اتنی ہے اور صف دوم (۴۰ سے ۵۵ سال) کے ممبران کی تعداد اتنی ہے۔ کوائف مطلوبہ یہ ہیں:۔

(۱) نام (۲) ولدیت (۳) سن پیدائش (۴) تعلیم (۵) پیشہ (۶) کب بیعت کی؟ جزاکم اللہ!

(قائد تجنید مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

دورہ وکیل المال اوّل

انشاء اللہ خاکسار ۵ اگست سے ۲۰ اگست تک سندھ کی بعض جماعتوں میں دورہ پر ہوگا اس لئے اس عرصہ میں وکیل المال اوّل کی ڈاک پر خاکسار کا ذاتی نام تحریر نہ فرمایا جائے۔ مبادا جواب دینے میں تاخیر واقع ہو۔

(شبیر احمد وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

میٹرک کا امتحان دینے والے طلباء متوجہ ہوں

ایسے طلباء جو امسال میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں اور ان کے والدین نے ان کی زندگی خدمت اسلام کے لئے وقف کی ہوئی ہے یا وہ خود اب وقف کر کے اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کے لئے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہشمند ہیں وہ فوری طور پر مندرجہ ذیل کوائف سے دفتر وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو اطلاع دیں تا ان کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے متعلق ضروری کارروائی مکمل کی جا سکے۔

(۱) نام۔ ولدیت معہ مکمل پتہ۔ عمر۔

(۲) جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے اس لئے میٹرک کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے نتیجہ امتحان سے بھی اطلاع دیں۔

(۳) جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو ان شاء اللہ ماہ ستمبر میں عیدالفطر کے بعد ہوگا۔ معین تاریخ کا جلد اعلان کر دیا جائے گا۔

(۴) درخواست مقامی جماعت کے امیر صاحب / صدر صاحب کی معرفت آنی چاہیئے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

مرکزی امتحانات

مرکزی امتحانات ہو چکے ہیں۔ قائدین کرام سے التماس ہے کہ وہ اپنی مجالس کے حل شدہ پرچے مرکز میں جلد ارسال کریں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

دعائے مغفرت

مکرم چوہدری سلطان احمد صاحب بسرا کی والدہ محترمہ حسین بی بی صاحبہ موصیہ ۹۶۵۲ عمر تقریباً ۹۰ سال بیوہ چوہدری غلام رسول صاحب بسرا چک ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا ۲۹/۳۰ جون ۱۹۷۷ء کی درمیانی شب ۲ بجے اللہ کو پیاری ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مرحومہ نیک سیرت، کم گو، پابند صوم و صلوٰۃ، احمدیت کی ترقی کے لئے دعائیں کرنے والی اور خلفاء وقت کی تحریک سے جاری ہونے والی ہر تحریک اور جماعتی تقاریب میں مالی لحاظ سے بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی تھیں۔ مرکز سلسلہ سے جو بھی مرکزی نمائندے آتے رہے۔ بڑی خندہ پیشانی سے ان کے کھانے پینے اور رہائش کا انتظام فرماتیں۔

ان کا جنازہ چک ۹۹ شمالی سے بذریعہ ویگن ربوہ لایا گیا۔ نماز جنازہ ازراہ شفقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۳۰/۶ کو بعد نماز عصر پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ ربوہ کی اتخاذیہ میں تدفین ۸ بجے رات عمل میں آئی۔ تدفین کے بعد مکرم چوہدری سلطان احمد صاحب بسرا نے دعا کرائی۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

(ماسٹر حمید احمد سنیاسی۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) میرا بھانجا عزیزم طارق حسن علاؤالدین روڈ لاہور جماعت جس کی بائیں پنڈلی کی ہڈی چھ ماہ قبل ٹوٹ گئی تھی لیکن باوجود ماہر سرجن کے علاج کے اب تک نہیں جڑی۔ اب اس کا آپریشن دوبارہ سی۔ ایم۔ ایچ راولپنڈی میں ہو رہا ہے۔ قارئین کرام سے عاجزانہ درخواست ہے کہ بچے کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خصوصی دعا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(البشریٰ البشیر اسسٹنٹ پروفیسر جامعہ نصرت ربوہ)

(۲) خاکسار کے والد صاحب عرصہ تین سال سے مسلسل بیمار چلے آ رہے ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد کامل صحت عطا فرمائے اور خاکسار کی پریشانیاں دور فرمائے۔

(ملک اللہ بخش کلرک وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ)

مجالس خدام الاحمدیہ تدریجی بجٹ کے مطابق ادائیگی کی کوشش فرماویں! (مہتمم مال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عظیم منصوبے کا روحانی پروگرام

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عالمگیر روحانی منصوبے کی کامیابی کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کے سامنے دعاؤں اور عبادات کا ایک خاص پروگرام رکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے:۔

(۱) جماعت احمدیہ کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک ہر ماہ احباب جماعت ایک نفلی روزہ رکھا کریں جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جایا کرے۔

(۲) دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نمازِ عشاء کے بعد سے لے کر نمازِ فجر سے پہلے تک یا نمازِ ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

(۳) کم از کم سات بار روزانہ سورہ فاتحہ کی دعا غور و تدبر کے ساتھ پڑھی جائے۔

(۴) درود شریف اور تسبیح و تحمید نیز استغفار کا ورد روزانہ ۳۳-۳۳-۳۳ بار کیا جائے۔

(۵) مندرجہ ذیل دعائیں روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھی جائیں:۔

۱۔ ربنا افرغ علینا صبراً وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکفرین۔

۲۔ اللھم انا نجعلك فی نحورھم و نعوذبك من شرورھم۔

ان کے علاوہ حضور نے اپنی زبان میں بھی بکثرت دعائیں کرنے کی تاکید فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے اور صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عظیم منصوبے کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور ہم شاہراہِ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔

تمام احمدی جماعتیں اور احبابِ جماعت توجہ اور التزام اور باقاعدگی کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیش فرمودہ اس روحانی پروگرام پر عمل کر کے اللہ تعالیٰ کی برکات کو حاصل کرنے کی کوشش فرمائیں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد)

اعلاناتِ نکاح

(۱) میرے لڑکے عزیزم محمود احمد اور انور احمد کے نکاح بالترتیب ہمراہ عزیزہ فرخ ناز دختر محمد دین صاحب سکنہ لاہور اور نرگس پروین دختر ماسٹر غلام نبی صاحب سکنہ عدطہ فتح گڑھ ضلع سیالکوٹ بعوض پانچ پانچ ہزار روپیہ حق مہر محترم مولوی خالد سیف اللہ صاحب شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ لاہور نے مورخہ ۸ر جولائی ۱۹۷۷ء کو پڑھے۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان ہر دو رشتوں کو فریقین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

خاکسار قاضی محمد نذیر 3-279.J راولپنڈی

(۲) عزیزہ خالدہ جبیں بنت چوہدری عنایت احمد صاحب اکاؤنٹس آفیسر میونسپل کمیٹی سرگودہا کا نکاح ہمراہ عزیز اللہ خان چوہدری ابن چوہدری محمد عطا ربی صاحب آف ڈھالکے ضلع شیخوپورہ بعوض چار ہزار روپیہ حق مہر مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے بتاریخ ۱۶ مسجد مہدی گولبازار ربوہ میں بعد نماز ظہر پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت اور مثمر بہ ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین

(منور احمد عازم ۱۴/۱۲ دار الیمن وسطی۔ ربوہ)

(۳) میرے بڑے بھائی مکرم محمد اظہر صاحب ورک بی۔ ایس سی، بی ایڈ ابن مکرم چوہدری سلطان علی صاحب ورک مرحوم آف بھاگووال ضلع سیالکوٹ کی تقریب شادی ہمراہ عزیزہ عابدہ مبارکہ بنت مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب ورک آف بھیڈ وپور ورکاں تحصیل شیخوپورہ بتاریخ ۲۹ر مئی بروز اتوار عمل میں آئی۔

قبل ازیں مکرم مربی صاحب سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم کٹھالہ ورکاں نے مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر نکاح کا اعلان کیا۔

احبابِ کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(محمد انور ورک متعلم ایم۔ اے ایف سی کالج۔ لاہور)

عظیم انعام ——— احساناتِ الٰہیہ کی شکر گزاری

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ۭ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ

(سورہ لقمٰن رکوع ۲)

ترجمہ:۔ یقیناً ہم نے لقمان کو حکمت عطا کی کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور جو شکر بجا لاتا ہے وہ اپنی ذات کی فلاح کے لئے ایسا کرتا ہے۔ اگر کوئی ناشکری کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی ذات تو بے نیاز اور محض حمد کے لائق ہے۔

اللہ تعالیٰ نے دانائی اور حکمت کو جو ایک عظیم موہبتِ الٰہیہ ہے اپنے شکر کے ساتھ منسوب فرمایا ہے کیونکہ انسان جس قدر بھی غور و فکر کو بروئے کار لائے گا اور عالمِ ہستی کا مشاہدہ کرے گا اپنے ہر ذرۂ وجود کو احساناتِ ربانی سے معمور و معطر پائے گا۔

اگر ہر بال ہو جائے سخن ور :: تو پھر بھی شکر ہے امکاں سے باہر

مرکز کی طرف سے اس فریضۂ شکر کی بجا آوری کے لئے شکرانہ فنڈ اور شادی فنڈ قائم ہیں اس لئے احباب سے درخواست ہے کہ وہ خوشی کے مواقع بیاہ شادی، امتحانات میں کامیابی، نیز زراعت و تجارت میں ترقی و منفعت کے مواقع پر مذکورہ فنڈز میں شکرانہ کی رقوم بھجوا کر شکر گزاری کا عملی ثبوت پیش فرماویں تاکہ اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے حصول کے ساتھ اموال میں برکت اور زیادتی کے سامان پیدا ہوں اور ان اموال کی تقسیم بھی امامِ وقت کے منشاءِ مبارک کے ماتحت عمل میں آسکے۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

خصوصی دعا کی درخواست

پچھلے دنوں خاکسار کی بیٹی عزیزہ امۃ المتین بیگم چوہدری محمود احمد صاحب ورک کا انتڑیوں کا اپریشن کوپن ہیگن (ڈنمارک) میں بفضل اللہ تعالیٰ کامیاب طور پر سرانجام پایا۔ وہ ہسپتال سے اپنے گھر واپس آچکی ہیں۔ اب اطلاع آئی ہے کہ عزیزہ امۃ المتین کو رات کو اکثر بخار ہو جاتا ہے۔ ہسپتال کے سرجن نے اندرونی حالت تشویشناک بتائی ہے جس کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں خصوصی دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ موصوفہ کو ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور معجزانہ طور پر جلد کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین

(چوہدری عبد الرحمٰن بہلولپوری سکنہ دار الرحمت وسطی۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کی اہلیہ مکرمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مورخہ ۲۷ر رجب المرجب ۱۳۹۷ھ بروز جمعرات بمطابق ۱۴ر جولائی ۱۹۷۷ء رات نو بجے وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جنازہ ساہیوال سے ربوہ لے جایا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت بعد نماز عصر نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم شیخ مبارک احمد صاحب نے دعا کرائی۔

مرحومہ مخیر، غریب پرور اور صلہ رحمی کرنے والی خاتون تھیں۔ عبادات میں خضوع و خشوع رکھتی تھیں، اسلام اور احمدیت کی شیدائی تھیں۔ احبابِ جماعت درجات کی بلندی کے لئے دعا کریں۔

خاکسار
میجر منظور احمد ریٹائرڈ
E-113 فرید ٹاؤن ساہیوال